بسم الله الرحمن الرحيم

THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE
IS DEDICATED IN THE NAME OF
THE COMPANIONS [R.A]
OF
PROPHET [PEACE BE UPON HIM].
WE ARE REVEALING THE TRUTH AND
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]
PROPAGANDA OF
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

WWW.KR-HCY.COM

من احبهم فبحبي احبهم ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم

حقیقت شیعہ

جلد

فقیہ العصر مولانا مفتی رشید احمد صاحب

دار الافتاء والارشاد

ناظم آباد، کراچی

حقیقتِ شیعہ

اشاریہ :۔

کیا شیعہ مسلمان ہیں؟

سوال: شیعہ اثنا عشری مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر کافر ہیں تو اہل کتاب کے حکم میں ہونگے یا نہیں؟ اگر اہل کتاب ہیں تو ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا الحق المبین واوضحوا بالبرھان المتین، اجرکم اللہ یوم الدین۔

الجواب ومنہ الصدق والصواب

اگر کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باقی سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے افضل سمجھتا ہے تو صرف اتنے اعتقاد سے وہ کافر نہیں ہوتا، مگر آجکل کے شیعہ کا صرف یہ اعتقاد نہیں ان کے معتقدات کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، چنانچہ تحریف قرآن کا مسئلہ ان کے ہاں مسلمات اور متواترات میں سے ہے، ان کی تصریحات ملاحظہ ہوں:

عقیدۂ تحریف قرآن

(۱) المستفاد من مجموع ھذہ الاخبار وغیرھا من الروایات من طریق اھل البیت علیھم السلام ان القرآن الذی بین اظھرنا لیس بتمامہ کما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بل منہ ما ھو خلاف ما انزل اللہ ومنہ ما ھو مغیر ومحرف وانہ قد حذف منہ اشیاء کثیرۃ منھا اسم علی فی کثیر من المواضع ومنھا غیر ذلک (دیباچہ تفسیر صافی)

اہل بیت کے واسطے سے پہنچی ہوئی روایات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، بلکہ اس میں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیر اور تحریف واقع ہوئی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکالدی گئی ہیں ان میں سے مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ہے جو قرآن میں کئی مقامات سے نکالدیا گیا ہے، انکے علاوہ بھی کئی ایسے مواضع ہیں۔

(۲) لو شرحت لک کل ما اسقط وحرف وبدل مما یجری ھذا المجری لطال وظھر ما تحظر التقیۃ اظھارہ (احتجاج طبرسی ص ۱۲۸ مطبوعہ ایران)

قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اس میں تحریف اور ردو بدل وغیرہ کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کردوں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔

(۳) قال السید المحدث الجزائری ما معناه ان الاصحاب قد اطبقوا علی صحۃ الاخبار المستفیضۃ المتواترۃ الدالۃ بصریحها علی وقوع التحریف فی القرآن

(فصل الخطاب علامہ نوری ص۳۰)

محدث جزائری کہتے ہیں کہ صراحۃً تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی متواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔

(فصل الخطاب از علامہ نوری ص۳۰)

(۴) ان الاخبار الدالۃ علی ذلک تزید علی الفی حدیث وادعی استفاضتہا جماعۃ کالمفید والمحقق الداماد والعلامۃ المجلسی

(فصل الخطاب علامہ نوری ص۲۲۷)

تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں، ایک جماعت نے انکے متواتر ہونیکا دعویٰ کیا ہے جیسے مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہ۔

(۵) عن علی بن سوید السائی قال کتب الی ابوالحسن الاول وھو فی السجن واما ما ذکرت یا علی ممن تاخذ معالم دینک لا تاخذن معالم دینک عن غیر شیعتنا فانک ان تعدیتہم اخذت دینک عن الخائنین الذین خانوا اللہ ورسولہ وخانوا اماناتہم انہم ائتمنوا علی کتاب اللہ جل وعلی فحرفوہ وبدلوہ فعلیہم لعنۃ اللہ ولعنۃ ملائکتہ ولعنۃ آبائی الکرام البررۃ ولعنتی ولعنۃ شیعتی الی یوم القیمۃ

(رجال کشی مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۷ھ مؤلفہ ابوعمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشی ص۳ سطر ۳)

علی بن سوید کہتے ہیں ابوالحسن اول نے مجھے جیل سے لکھا "اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی بنیادی باتیں کس سے سیکھوں؟ اپنے دین کی باتیں سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم حاصل کیا جنہوں نے اللہ ورسول سے خیانت کی، اور جو امانت انکے پاس رکھی گئی تھی اسمیں خیانت کی ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اسمیں تحریف کر ڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ، ملائکہ، میرے نیک آباء واجداد، میری اور میرے تمام شیعہ کی قیامت تک پھٹکار ہو۔

(۶) مراد بقرآن قرآن محفوظ نزد ائمہ علیہم السلام است کہ ہفدہ ہزار آیت است (صافی شرح کافی ج ۲، کتاب فضل القرآن جزء ششم مطبوعہ نولکشور ص۷۵)

قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے جس کی سترہ ہزار آیتیں ہیں (صافی شرح کافی ج۲ کتاب فضل القرآن جزء ششم ص۷۵ مطبوعہ نولکشور)

موجود قرآن میں ۶۶۶۶ آیتیں ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ دو تہائی قرآن غائب ہے اور ایک

تہائی موجود ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ موجودہ قرآن سے تین گنا زیادہ قرآن پورے کا پورا غائب ہے جس میں موجود قرآن کا ایک حرف بھی نہیں، چنانچہ آئندہ روایت میں اس کی صراحت آرہی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ مذہب کے مطابق موجود قرآن میں ایک حرف بھی صحیح نہیں، اس روایت میں اگر حرف بمعنی لفظ کی تاویل بھی کرلی جائے تو بھی ثابت ہوا کہ شیعہ کے قرآن میں ایمان، کفر، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، حشر و نشر، حساب و کتاب، جنت و دوزخ، حتیٰ کہ اللہ، رسول اور ملائکہ میں سے کوئی ایک لفظ بھی نہیں۔

(۷) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام وان عندنا لمصحف فاطمة وما یدریہم ما مصحف فاطمة قال مصحف فیہ مثل قرآنکم ثلاث مرات واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد (اصول کافی ص ۱۴۶ مطبوعہ نولکشور، صافی کتاب الحجۃ جزء ۳ ص ۱۵۱)

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مصحف ہے۔ ان کو کیا معلوم کہ وہ کیسا مصحف ہے۔ مصحف فاطمہ تمہارے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور خدا کی قسم تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے۔

(۸) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعة عشر الف آیة (اصول کافی ص ۶۷۱)

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی ص ۶۷۱)

(۹) قال یا ابا محمد وان عندنا الجامعة وما یدریہم ما الجامعة قال قلت جعلت فداک وما الجامعة قال صحیفة طولہا سبعون ذراعا بذراع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صافی جزء ۳ کتاب الحجۃ ص ۱۵۱، اصول کافی ص ۱۴۶)

ابو محمد کہتے ہیں کہ میرے استاد نے مجھ سے کہا، اے ابو محمد بیشک ہمارے پاس الجامعہ ہے ان کو کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے؟ میں نے کہا، میں آپ پر فدا ہوں جامعہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا وہ صحیفہ ہے جس کی لمبائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گز سے ستر گز ہے۔

(۱۰) قال ان عندنا الجفر وما یدریہم ما الجفر قال قلت وما الجفر قال وعاء من ادم فیہ علم النبیین والوصیین وعلم العلماء الذین مضوا من بنی اسرائیل (اصول کافی ص ۱۴۶)

راوی کہتے ہیں کہ میرے استاد نے کہا بیشک ہمارے پاس "جفر" ہے، ان کو کیا معلوم کہ جفر کیا ہے؟ میں نے کہا "جفر" کیا ہے؟ تو فرمایا وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہے جس میں نبیوں، وصیوں اور علماء بنی اسرائیل کے علوم ہیں۔ (اصول کافی ص ۱۴۶)

(۱۱) عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت لہ قول اللہ عزوجل ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق قال فقال ان الکتاب لم ینطق ولن ینطق ولکن رسول اللہ ھو الناطق بالکتاب قال عزوجل ذکرہ ھذا رسولنا ینطق علیکم بالحق، قال فقلت جعلت فداک انا لا نقرؤھا ھکذا فقال ھکذا واللہ نزل جبرئیل علی محمد ولکنہ حرف من کتاب اللہ عزوجل

(روضہ کلینی ص۲۰)

ابو بصیر، ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق، یہ ہماری کتاب (اعمال نامہ) تمہارے خلاف ٹھیک ٹھیک بولے گا ابو عبداللہ نے کہا کہ کتاب نہ کبھی بولی ہے اور نہ بولے گی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو بولتے (پڑھتے) ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو "ھذا رسولنا ینطق علیکم بالحق" فرمایا ہے، میں نے کہا میں تم پر فدا ہوں، ہم تو اس طرح نہیں پڑھتے تو فرمایا، خدا کی قسم جبریل علیہ السلام نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح (ھذا رسولنا الخ) نازل کی تھی لیکن اللہ کی کتاب میں تحریف کرکے یہ بدل دیا گیا ہے۔

(۱۲) امر موسیٰ کاظم لعلی بن سوید لا تلتمس دین من لیس من شیعتک ولا تحبن دینھم فانھم الخائنون الذین خانوا اللہ ورسولہ وخانوا اماناتھم وتدری ما خانوا اماناتھم ائتمنوا علے کتاب اللہ فحرفوہ وبدلوہ (روضہ کلینی ص۶۱)

موسیٰ کاظم نے علی بن سوید کو حکم دیا کہ جو تمہارے شیعوں میں سے نہیں ہیں ان سے دین حاصل مت کرو اور ان کے دین کو دوست نہ رکھو کیونکہ یہ وہی خیانت کرنے والے ہیں جنہوں نے اللہ ورسول کے ساتھ خیانت کی اور اپنی امانتوں میں خیانت کی، تمہیں معلوم ہے وہ کیا امانتیں ہیں؟ ان کو کتاب اللہ پر امین بنا دیا گیا، انہوں نے اسمیں تحریف کر ڈالی اور اسے بدل دیا۔

(۱۳) عن ابی جعفر قال نزل القرآن اربعۃ ارباع ربع فینا وربع فی عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحکام مشرع

(اصول کافی ص۶۶۹)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ قرآن کے چار حصے نازل ہوئے تھے، ایک ربع ہمارے بارے میں ہے، ایک ربع ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک ربع میں سُنن وامثال ہیں اور ایک ربع میں فرائض واحکام شرع ہیں۔ (اصول کافی ص۶۶۹)

(۱۴) عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل ومن یطع اللہ ورسولہ

ابو بصیر، ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آیت وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ

فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزا عظیما، ھکذا انزلت (اصول کافی ص۲۶۲)

فوزا عظیما اس طرح نازل ہوئی تھی "ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزا عظیما"

(۱۵) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ ولقد عہدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتہم فنسی ھکذا واللہ نزلت علی محمد (اصول کافی ص۲۶۳)

ابو عبد اللہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آیت ولقد عہدنا الی آدم من قبل فنسی اس طرح نازل ہوئی تھی "ولقد عہدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتہم فنسی"

(۱۶) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بئس ما اشتروا بہ انفسہم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیا (حوالہ بالا)

جبرئیل نے آیت بئس ما اشتروا بہ انفسہم ان یکفروا بما انزل اللہ بغیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نازل کی تھی بئس ما اشتروا بہ انفسہم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیا

(۱۷) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا فبدل الذین ظلموا آل محمد حقہم قولا غیر الذی قیل لہم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقہم رجزا من السماء بما کانوا یفسقون (اصول کافی ص۲۶۵)

جبرئیل علیہ السلام آیت فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لہم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح لائے تھے۔ فبدل الذین ظلموا آل محمد حقہم قولا غیر الذی قیل لہم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقہم رجزا من السماء بما کانوا یفسقون۔

(۱۸) ھکذا نزلت ھذہ الآیۃ ولو انہم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیرا لہم (اصول کافی ص۲۶۵)

آیت ولو انہم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لہم یوں نازل ہوئی تھی، ولو انہم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیرا لہم

(۱۹) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ ھکذا فابی اکثر الناس بولایۃ علی الا کفورا (اصول کافی ص۲۶۸)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آیت فابی اکثر الناس الا کفورا اس طرح نازل کی تھی فابی اکثر الناس بولایۃ علی الا کفورا

(۲۰) ونزل جبرئیل بھذہ الآیۃ وقل

جبرئیل علیہ السلام نے آیت وقل الحق

الحق من ربکم فی ولایۃ علی (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین آل محمد نارا (اصول کافی ص۲۶۳)

من ربکم (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین نارا یوں نازل کی تھی و قل الحق من ربکم فی ولایۃ علی (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین آل محمد نارا ؛

(۲۱) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ ھکذا ان الذین ظلموا آل محمد حقھم لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا (الی قولہ) یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فی ولایۃ علی فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا بولایۃ فان للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض (اصول کافی ص۲۶۶)

جبرئیل علیہ السلام آیت ان الذین ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا (الی قولہ) یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فآمنوا خیرا لکم ان تکفروا فان للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض کو یوں لے تھے ان الذین ظلموا آل محمد حقھم لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا (الی قولہ) یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فی ولایۃ علی فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا بولایۃ فان للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض ،

(۲۲) ستعلمون یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی علیہ السلام والائمۃ من بعدہ من ھو فی ضلال مبین کذا انزلت (اصول کافی ص۲۶۶)

آیت ستعلمون من ھو فی ضلال مبین یوں نازل ہوئی تھی " ستعلمون یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی علیہ السلام والائمۃ من بعدہ من ھو فی ضلال مبین "

(۲۳) نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ ھکذا ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فاتوا بسورۃ من مثلہ ۔ (اصول کافی ص۲۶۳)

جبرئیل علیہ السلام نے آیت ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یوں نازل کی تھی " ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فاتوا بسورۃ من مثلہ "

(۲۴) نزل جبرئیل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الآیۃ یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا فی علی نورا مبینا ۔ (اصول کافی ص۲۶۳)

جبرئیل نے آیت یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا اس طرح نازل کی تھی " یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا فی علی نورا مبینا "

(۲۵) اخرج المصحف الذی کتبہ علی علیہ السلام الی الناس حین فرغ منہ وکتبہ فقال لہم ہذا کتاب اللہ عز وجل کما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قد جمعتہ من اللوحین فقالوا ہو ذا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن لاحاجۃ لنا فیہ فقال اما واللہ ما ترونہ بعد یومکم ہذا ابدا انما کان علی ان اخبرکم حین جمعتہ لتقرؤہ (اصول کافی ص۶۷۱)

حضرت علیؓ جب قرآن لکھنے سے فارغ ہوئے تو اس کو لوگوں کے پاس لائے اور ان سے فرمایا، یہ اللہ کی کتاب ہے جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی، میں نے اسکو دو لوحوں سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا اللہ کی کتاب تو یہ ہمارے پاس موجود ہے ہمیں آپ کے لائے ہوئے قرآن کی) حاجت نہیں (اس پر حضرت علیؓ نے غصہ میں آکر) کہا، اب خدا کی قسم آج کے بعد تم اس کو کبھی نہیں دیکھو گے۔ میرے ذمہ تو صرف یہ تھا کہ جب میں نے اسے جمع کیا تو تم کو بتا دوں تاکہ اسے پڑھو۔

(۲۶)(۲۷) اصول کافی ص ۱۳۹ میں دو روایتیں لائے ہیں کہ حضرت علیؓ کے سوا کسی کو سارا قرآن معلوم نہیں۔

(۲۸) اصول کافی ص ۶۷۰ پر لم یکن الذین الخ سے متعلق تحریف کی روایت ہے۔

(۲۹) اصول کافی ص ۲۶۱ پر بھی ایک آیت کی تحریف کا ذکر ہے۔

(۳۰) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں (احتجاج طبرسی ص۲۵)

(۳۱) موجودہ قرآن مجید کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے (احتجاج طبرسی ص۱۳۰)

(۳۲) موجودہ قرآن مجید میں خلافِ فصاحت اور قابلِ نفرت الفاظ موجود ہیں (احتجاج طبرسی ص۳۰)

(۳۳) قرآن مجید میں سرورِ کائنات کی بھی ہتک کی گئی ہے۔ (حوالہ بالا)

(۳۴) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے (فصل الخطاب ص۳۰)

تقیہ:

اگر کہیں کسی شیعہ مصنف نے اعتقادِ تحریف سے انکار کیا ہے یا آجکل کوئی شیعہ انکار کرتا ہے تو تقیہ پر مبنی ہے۔ جیساکہ عبارات بالا میں سے ۲۳ میں احتجاج طبرسی کی عبارت گزری کہ عقیدہ تحریف کے اظہار سے تقیہ مانع ہے۔ اور تقیہ مذہبِ شیعہ میں اسقدر مؤکد ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا وہ مسلمان ہی نہیں

(۱) لا دین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۴) — جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

(۲) لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۴) — جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے۔

مسئلۂ بداء:

شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں غلطی واقع ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے۔ وہ

اسے بداء کہتے ہیں اور عقیدۂ بداء سے بڑھ کر ان کے مذہب میں اور کوئی عبادت نہیں۔

(۱) ما عبد الله بشیء مثل البداء (اصول کافی ص۸۵)

بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں۔

(۲) ما عظم الله بمثل البداء (اصول کافی ص۸۵)

بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ کی کوئی بڑائی نہیں بیان کی گئی۔

(۳) سمعت الرضا علیہ السلام قال ما بعث الله نبیا قط الا بتحریم الخمر وان یقر لله بالبداء (اصول کافی ص۸۵)

امام رضا نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمتِ خمر اور بداء کے ماننے کا حکم دے کر بھیجا ہے۔

(۴) سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول لو علم الناس ما فی القول بالبداء من الاجر ما فتروا عن الکلام فیہ (اصول کافی ص۸۵)

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ بداء (اللہ کی طرف غلطی کی نسبت) کا عقیدہ رکھنے میں کتنا ثواب ہے، تو وہ اس عقیدہ سے نہ رکتے۔

(۵) عن ابی ہاشم الجعفری قال کنت عند ابی الحسن علیہ السلام (الی قولہ) فقال نعم یا اباہاشم بدا لله فی ابی محمد کما بدا فی موسی (اصول کافی ص۳۰)

حضرت علی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ابو محمد کے بارے میں غلطی ہوئی، جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔

کیا مذکورہ بالا عقائد کے کفر ہونے میں کسی کو شبہ کی گنجائش ہے؟ بلکہ شیعہ کی تکفیر خود انہی کتابوں میں اُن کے بزرگوں سے منقول ہے۔

شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتب سے

(۱) قال ابو عبد الله علیہ السلام ما انزل الله آیۃ فی المنافقین الا وھی فیمن ینتحل التشیع (رجال کشی ص۱۹۵ س ۱۶)

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں جو آیت بھی نازل کی ہے وہ تشیع کی طرف منسوب لوگوں کے بارے میں ہے۔

(۲) سمعت علی بن الحسین یقول (الی قولہ) ان قوما من شیعتنا سیحبونا حتی یقولوا فینا ما قالت الیہود فی عزیر وما قالت النصاری فی عیسی ابن مریم فلا ھم منا ولا نحن منھم (رجال کشی)

علی بن حسین کہتے ہیں ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم عنقریب ہمارے ساتھ دوستی کا اظہار کرے گی حتیٰ کہ ہمارے بارے میں وہ باتیں کہیں گے جو یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں اور نصاریٰ

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا، نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہمیں ان سے کوئی تعلق (رجال کشی ص۳۰۹)

(۳) عن ابن ابی یعفور قال کنت عند الصادق اذ دخل موسیٰ فجلس فقال ابو عبداللہ علیه السلام یا ابن ابی یعفور هذا خیر ولدی واحبهم الیّ غیر ان الله عز وجل یضل به قوما من شیعتنا فانهم قوم لا خلاق لهم فی الآخرة ولا یکلمهم الله یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم قلت جعلت فداک قد ارعبت قلبی عن هؤلاء قال یضل به قوم من شیعتنا بعد موته جزعا علیه (رجال کشی ص۲۵۴ س ۸)

ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق کے پاس تھا وہاں موسیٰ کاظم آکر بیٹھ گئے تو ابو عبداللہ (جعفر صادق) نے کہا اے ابن ابی یعفور! یہ (موسیٰ کاظم) ہمارا سب سے بہتر اور محبوب بیٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم کو گمراہ کریں گے یہ (شیعہ) ایسی قوم ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے روز (رحم وکرم کی) بات نہ کریں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے، ان (شیعوں) کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میرا تو دل ان سے پھر گیا ہے، ابو عبداللہ نے کہا اسی کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں ایک قوم ان کی وفات کے بعد ان پر جزع فزع کرکے اور رو رو کر گمراہ ہو جائے گی۔ (رجال کشی ص۲۵۴)

(۴) ان علیا علیه السلام لما فرغ من قتال اهل البصرة اتاه سبعون رجلا من الزط فسلموا علیه وکلموه بلسانهم فرد علیهم بلسانهم وقال انی لست کما قلتم انا عبد الله مخلوق قال فابوا علیه وقالوا انت انت هو فقال لهم لئن لم ترجعوا عما قلتم فیّ وتتوبوا الی الله تعالی لاقتلنکم قال فابوا ان یرجعوا ویتوبوا فامر ان یحفر لهم آبار فحفرت ثم خرق بعضها الی بعض ثم قذفهم فیها ثم طم رؤسها ثم الهب النار فی بئر منها لیس فیها احد فدخل الدخان علیهم فماتوا (رجال کشی ص۱۰۸ مطبوعہ کربلا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ کے قتال سے فارغ ہوئے تو آپ کے پاس قبیلہ زط سے ستر آدمی آئے، انہوں نے آپ کو سلام کیا اور اپنی زبان میں بات کی، آپ نے بھی انہی کی زبان میں جواب دیا اور فرمایا کہ میں ایسا نہیں جیسا تم کہتے ہو، میں اللہ کا بندہ اور مخلوق ہوں انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ آپ وہی ہیں (یعنی خدا ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس سے باز نہیں آتے جو میرے بارے میں کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ نہیں کرتے تو میں تم لوگوں کو ضرور قتل کردونگا، ان (شیعوں) نے رجوع اور توبہ سے انکار کردیا، آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے کنوئیں کھودے جائیں پھر انکے درمیان

سوراخ کرکے ان کو آپس میں ملا دیا۔ پھر آگ کو ان کنوؤں میں پھینک کر ان کنوؤں کا منہ بند کر دیا، پھر ان میں سے ایک کنوئیں میں آگ جلائی جس میں کوئی آدمی نہ تھا، اس طرح سے دوسرے کنوؤں میں اس پر دھواں داخل ہو گیا اور وہ سب اس کے سبب مر گئے۔ (رجال کشی ص ۱۰۸ مطبوعہ کربلا)

(۵) قال ابو الحسن لو میزت شیعتی ما وجدتهم الا واصفة ولو امتحنتهم لما وجدتهم الا مرتدین (روضۂ کلینی ص ۱۰۷)

ابو الحسن (علی) فرماتے ہیں کہ میں اگر اپنے شیعوں کو چھانٹ کر دیکھوں تو ان سب کو صرف باتیں بنانے والے (منافق) پاؤں۔ اگر ان کا امتحان لوں تو وہ سب مرتد نکلیں گے۔

(۶) اگر عدد ایشاں (شیعہ) بہ سہ صد و سیزدہ (۳۱۳) کسی بہیئت اجتماعی رسد امام ظاہر شود، (صافی باب ۵ جز ۳ ص ۳۶)

اگر ان (شیعوں) کی مجموعی تعداد تین سو تیرہ تک پہنچ جائے تو امام (مہدی) ظاہر ہو جائیں گے (صافی باب ۵ جز ۳ ص ۳۶)

معلوم ہوا کہ آج تک کبھی بھی تین سو تیرہ شیعہ کسی زمانے میں جمع نہیں ہوئے، یہ سب مدعیان تشیع منافق ہیں اور انہوں نے امام مہدی کو غار میں دھکیل رکھا ہے اور امام کے نہ ہونے کی وجہ سے امت کی گمراہی اور دنیا میں فساد و فتن کی ذمہ داری بھی انہی پر ہے، اگر ان میں سے تین سو تیرہ ہی صحیح شیعہ بن جائیں تو امام مہدی ظاہر ہو جائیں اور سارے جھگڑے طے ہو جائیں۔

اہلِ تشیع کا آپس میں لعن طعن:

لعن وطعن اور سب وشتم کو حدیث میں علاماتِ نفاق شمار کیا گیا ہے، اور شیعہ لوگوں میں آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کا سلسلہ عام ہے، چنانچہ ان کے رواۃ اور بزرگوں پر خود ان کے بزرگوں سے لعنت اور بد دعا کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) عن ابی جعفر قال امیر المؤمنین اللّٰهم العن ابنی فلان واعم ابصارهما کما عمیت قلوبهما (قال فی الحاشیة) هما عبد اللّٰه بن عباس وعبید اللّٰه بن عباس (رجال کشی ص ۳۵ س ۲۳)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے اللہ! فلاں کے دو بیٹوں پر لعنت کر اور ان کی بینائی سلب کرلے جیسا کہ آپ نے ان کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے۔ حاشیہ میں لکھا ہے کہ یہ (دو بیٹے) عبد اللہ بن عباس اور عبید اللہ بن عباس ہیں۔

(۲) مقاماتِ ذیل میں زرارہ کی انتہائی درجہ کی تعریف اور مدح کی روایات ہیں۔ رجال کشی ص ۸۹ س ۷، ص ۹۱ س ۱۴ و س ۱۸، ص ۱۱۳ س ۸، ص ۱۲۲ س ۱۱، اور اس کے برعکس رجال کشی ہی

میں ص ۹۹ س ۱۲ میں زرارہ پر لعنت کی روایت ہے

(۳) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸، ص ۱۳۲ س ۱۷ میں بریدہ کی تعریف اور ص ۹۹ س ۱۲ میں اس پر لعنت کی روایت ہے

(۴) اور رجال کشی ص ۱۹۱ س ۱۱، ص ۱۳ س ۱۱ میں محمد بن مسلم کی تعریف کی روایت اور ص ۱۲ س ۱۱ میں اس پر لعنت کی روایت ہے

(۵) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸ میں ابو بصیر کی تعریف کی روایت اور ص ۱۱۶ س ۶ میں اس کی مذمت کی روایت ہے۔

(۶) روایتِ ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ محبِ علی کتنے ہی بڑے گناہ کرتا ہے تو بھی اس کی مغفرت یقینی ہے

سید بن محمد حمیری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں کچھ مدحیہ اشعار کہے تھے فضیل الرسان نے وہ اشعار جعفر صادق کے سامنے پڑھے (الی قولہ) میں نے کسی کی آواز سنی جو پس پردہ کہہ رہا تھا یہ شعر کس نے کہے ہیں۔ میں نے کہا سید بن محمد حمیری نے۔ تو اس نے کہا، "اللہ اس پر رحم کرے" میں نے کہا کہ میں نے اسے نبیذ پیتے دیکھا ہے، تو اس نے پھر کہا، "اللہ اس پر رحم کرے" میں نے کہا کہ نبیذ الرستاق پیتے ہوئے میں نے اسے دیکھا ہے تو اس نے کہا کہ شراب ہی تو پی ہوگی، میں نے کہا، ہاں! تو کہنے لگے، اللہ اس پر رحم کرے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کسی محبِ علی کی مغفرت نہ کرے۔

سید بن محمد الحمیری اشعار در تعریف علی ساختہ بود پس آں شعر فضیل الرسان در خدمت امام جعفر خواند (الی قولہ) قال سمعت نحیبا من وراء الستر وقال من قال هذا الشعر قلت السید بن محمد الحمیری فقال رحمه الله فقلت انی رأیته یشرب نبیذا فقال رحمه الله فقلت انی رأیته یشرب نبیذ الرستاق قال تعنی الخمر قلت نعم قال رحمه الله وما ذلك علی الله ان لا یغفر لمحب علی (رجال کشی ص ۱۸۵ س ۲)

اور روایتِ ذیل میں اسی سید بن محمد کو روسیاہی کی قدرتی سزا ملنے کا ذکر ہے حالانکہ روایتِ بالا میں گزرا کہ وہ باوجود شراب پینے کے محبت علی کی وجہ سے مغفور ہے۔

ابو الحسین بن ایوب مروزی کہتے ہیں کہ موت کے وقت سید بن محمد شاعر کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا تو اسنے کہا، اے امیر المؤمنین! کیا آپ کے احباب کے ساتھ یہی معاملہ کیا جاتا ہے؟

حدثنی ابو الحسین ابن ایوب المروزی قال روی ان السید بن محمد الشاعر اسود وجهه عند الموت فقال هكذا یفعل باولیائكم یا امیر المؤمنین (رجال کشی ص ۱۸۵ س ۱۳)

اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ کے بزرگ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے محبین کا چہرہ موت کے وقت سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۷) عن الرضا علیہ السلام یونس بن عبدالرحمن فی زمانہ کسلمان الفارسی فی زمانہ
(رجال کشی ص ۳۰۳ س ۲۱)

رضا کہتے ہیں کہ یونس بن عبدالرحمن اپنے زمانے میں ایسے ہیں جیسے سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) اپنے زمانے میں تھے (رجال کشی ص۳۰۳)

اور سلمان فارسی کی تعریف میں رجال کشی ص ۹ س ۱۷ اور روضۂ کلینی ص ۱۱۵ میں روایت ہے دونوں روایتوں کے مجموعہ سے یونس بن عبدالرحمن کی مدح ثابت ہوئی، مگر رجال کشی ص ۳۰۹ س ۲ میں رضا علیہ السلام ہی سے روایت ہے کہ یونس بن عبدالرحمن ابن زانیہ اور زندیق ہے۔

اہل بیت کے دشمن:

ان لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسن معاملہ تو اوپر کی روایات سے معلوم ہو چکا، اب ذرا مدعیان عشق اہل بیت کا حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعلق حسن اعتقاد بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) عن ابی عبداللہ قال ان جبرئیل نزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا محمد ان اللہ یبشرک بمولود یولد من فاطمۃ تقتلہ امتک من بعدک فقال وعلی ربی السلام لا حاجۃ لی فی مولود یولد من فاطمۃ تقتلہ امتی من بعدی فعرج ثم ھبط فقال لہ مثل ذلک فقال یا جبرئیل وعلی ربی السلام لا حاجۃ لی فی مولود تقتلہ امتی من بعدی فعرج جبرئیل الی السماء ثم ھبط فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویبشرک بانہ جاعل فی ذریتہ الامامۃ والولایۃ والوصیۃ فقال قد رضیت ثم ارسل الی فاطمۃ ان اللہ یبشرنی بمولود یولد لک تقتلہ امتی من بعدی فارسلت الیہ ان لا حاجۃ لی فی مولود تقتلہ امتک من بعدک فارسل الیہا ان اللہ قد جعل فی ذریتہ الامامۃ والولایۃ و

جعفر صادق فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تو فرمایا، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے پیدا ہوگا جسے آپ کے بعد آپ کی اُمت شہید کر دے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے رب پر سلام مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں جو فاطمہ سے پیدا ہو اور پھر اسے میرے بعد میری اُمت شہید کرے جبرئیل علیہ السلام اوپر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد پھر نازل ہوئے اور پھر وہی بات کہی، آپ نے پھر وہی جواب دیا، جبرئیل امین پھر واپس تشریف لے گئے اور پھر آئے اور فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے رب نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ آپ کو بشارت دیتے ہیں کہ وہ ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور

الوصیة فارسلت الیه انی قد رضیت (الی قوله) ولم یرضع الحسین من فاطمة علیها السلام ولا من انثی کان یؤتی به النبی صلی الله علیه وسلم فیضع ابهامه فی فیه فیرضع منها ما یکفیه الیومین او الثلاث (اصول کافی ص ۲۹۴)

وصیت رکھیں گے تب آپ نے فرمایا کہ اب میں راضی ہوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے بچے کی بشارت دیتے ہیں جو آپ سے پیدا ہوگا، جسے میری اُمت میرے بعد شہید کریگی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے ایسے بچے کی کوئی حاجت نہیں جسے آپ کی اُمت شہید کرے، آپ نے پھر پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور وصیت رکھی ہے تب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) راضی ہوئیں۔ (حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اسکا بدلہ اپنی والدہ محترمہ سے یہ لیا کہ) اس کے بعد نہ اپنی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا اور نہ ہی کسی اور عورت کا (یعنی ان کو جنس عورت سے نفرت ہوگئی جو انکی پیدائش پر ناخوش تھی) آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا، آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دیتے، حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) اس سے دودھ پیتے جو ان کو دو تین روز تک کفایت کرتا۔

(۲) عن ابی عبد الله علیه السلام قال لما حملت فاطمة بالحسین جاء جبرئیل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان فاطمة ستلد غلاما تقتله امتك من بعدك فلما حملت فاطمة بالحسین کرهت حمله و حین وضعته کرهت وضعه ثم قال ابو عبد الله علیه السلام لم تر فی الدنیا ام تلد غلاما تکرهه ولکنها کرهته لما علمت انه یقتل قال وفیه نزلت هذه الآیة حملته امه کرها ووضعته کرها (حوالہ بالا)

جعفر صادق ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) سے حاملہ ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) عنقریب ایک بچہ جننے گی جسے آپ کے بعد آپ کی اُمت قتل کریگی، پس جب فاطمہ رض حاملہ ہوئیں تو وہ اس حمل کو بُرا سمجھتی تھیں اور جب بچہ پیدا ہوا تو اس کو بھی بُرا سمجھتی تھیں، جعفر صادق ؒ نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی ماں ایسی نہیں جو اپنے بچے کو بُرا سمجھتی ہو مگر حضرت فاطمہ رض اسے بُرا سمجھتی تھیں اسلئے کہ وہ جانتی تھیں کہ یہ بچہ شہید ہوگا (العیاذ باللہ شہادت کی نحوست کی وجہ سے وہ بچے کو بُرا سمجھتی تھیں) جعفر صادق ؒ نے کہا کہ آیت حملته امه کرها الخ اسی سلسلے میں نازل ہوئی ہے، (اُس کی ماں نے اسے حمل کی حالت میں بھی بُرا سمجھا اور پیدا ہونے کے بعد بھی) یہ ترجمہ اہل تشیع

کا ہے، حالانکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان کو ماں کا شکر گزار اور مطیع رہنا چاہیے، اس لئے کہ ماں نے حالتِ حمل اور وقتِ پیدائش کی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

کسی شاعر نے اسے یوں منظوم کیا ہے ؎

ہائے رے شبیر مظلومی تری | زد ہوئی تیری بشارت تین بار | گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ | پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار
کرتی ہے اس رمز کو قرآن بیاں | انہ کرھا کی آیت آشکار | تھا بھی غیرت کا ایسا جوش تھا | دودھ اس لال کا نہ پوسا زینہار

دیکھا آپ نے کہ شیعہ مذہب میں شہادت کتنی بری چیز ہے اور حضرت حسین شہید ہونے کی وجہ سے ان کے خیال میں کس قدر مکروہ و مبغوض ہیں اور حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کس قدر عداوت اور بغض ثابت کیا گیا ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ، امید ہے کہ مضمون بالا دیکھنے کے بعد شیعہ کی تکفیر میں کسی کو بھی شبہہ نہ رہے گا۔

کیا شیعہ اہلِ کتاب ہیں؟

معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بناء پر میں شیعہ کو اہلِ کتاب کہتا تھا، بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، اس لئے انہیں اہلِ کتاب میں داخل کرنا صحیح نہیں، زندیق کی دو قسمیں ہیں:

① بمعنی منافق، یعنی اسلام کا مدعی ہو اور کفریہ عقائد چھپاتا ہو، وقال العلامة التفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ وان کان مع اعترافہ بنبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہارہ شعائر الاسلام یبطن عقائد ھی کفر بالاتفاق خص باسم الزندیق (شرح المقاصد ص ۲۶۹ ج ۲) وقال الحافظ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ واختلف فی تفسیرہ فقیل ھو المبطن للکفر المظہر للاسلام کالمنافق (عمدة القاری ص ۷۹ ج ۲۳)

② جو شخص عقائد اسلام میں تاویلات باطلہ کرتا ہو، ایسا شخص اگرچہ اپنے عقائد کفریہ کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ان کی اشاعت کرتا ہے اس کے باوجود اسے زندیق کہا جاتا ہے۔

قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ المعروف) ای بالزندقة الداعی الذی یدعو الناس الیٰ زندقتہ اھ فان قلت کیف یکون معروفا داعیا الی الضلال وقد اعتبر فی مفہومہ الشرعی ان یبطن الکفر، قلت لا بعد فیہ فان الزندیق یموہ کفرہ ویروج عقیدتہ الفاسدة ویخرجھا فی الصورة الصحیحة وھذا معنی ابطان الکفر فلا ینافی اظہارہ الدعوی الی الضلال وکونہ معروفا بالاضلال اھ ابن کمال (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال الشاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف بہ ولم یذعن لہ لا

ظاہرًا ولا باطنًا فہو کافر، وان اعترف بلسانہ وقلبہ علی الکفر فہو المنافق، وان اعترف بہ ظاہرًا لکنہ یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورۃ بخلاف ما فسرہ الصحابۃ والتابعون (الی ان قال) فہو الزندیق (رد المحتار ص ۳۰۶ ج ۳)

زندیق کے احکام :

① زندیق واجب القتل ہے۔

② گرفتار ہونے کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں، گرفتاری سے پہلے قبول ہے۔

③ ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ④ ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

وقال العلامۃ الحصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ وکذا الکافر بسبب الزندقۃ لا توبۃ لہ وجعل فی الفتح ظاہر المذہب لکن فی حظر الخانیۃ الفتوی علی انہ اذا اخذ الساحر او الزندیق المعروف الداعی قبل توبتہ ثم تاب لم تقبل توبتہ ویقتل ولو اخذ بعدہا قبلت (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (تنبیہ) یعلم مما ھنا حکم الدروز والتیامنۃ فانہم فی البلاد الشامیۃ یظہرون الاسلام والصوم والصلوٰۃ مع انہم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوہیۃ فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلوٰۃ والحج ویقولون المسمی بہ غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعۃ، وللعلامۃ المحقق عبد الرحمن العمادی فیہم فتوی مطولۃ (الی قولہ) ونقل عن علماء المذاہب الاربعۃ انہ لا یحل اقرارہم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرہا ولا تحل مناکحتہم ولا ذبائحہم وفیہم فتوی فی الخیریۃ ایضا فراجعہا، والحاصل انہم یصدق علیہم اسم الزندیق والمنافق والملحد (الی قولہ) وبعد الظفر بہم لا تقبل توبتہم اصلا (رد المحتار ص ۳۰۶ ج ۳)

کتبِ شیعہ میں شیخین و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف

(۱) عن فضیل الرسان قال سمعت ابا داؤد وھو یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الجنۃ تشتاق الی ثلاثۃ قال فجاء ابوبکر فقیل لہ یا ابا بکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ھما فی الغار فلو سألت من ھؤلاء الثلاثۃ رجال کشی ص

فضیل الرسان کہتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد سے سنا اور ان سے بریدہ اسلمی نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جنت تین آدمیوں کے لئے مشتاق ہے، اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے تو ان سے کہا گیا کہ آپ صدیق ہیں اور غارِ ثور میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ خاص تھے، اگر آپ یہ پوچھیں کہ یہ تینوں کون ہیں (تو بہتر ہے)

(۲) ثم جاء عمر فقيل له يا ابا حفص ان رسول الله قال ان الجنة تشتاق الى ثلاثة وانت الفاروق الذي ينطق الملك على لسانه ([illegible])

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان سے کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، اور آپ ایسے فاروق ہیں کہ آپ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے، یعنی آپ کی رائے کے مطابق وحی نازل ہوتی ہے

(۳) قال بعض المخالفين بحضرة الصادق عليه السلام لرجل من الشيعة ما تقول في العشرة من الصحابة قال اقول فيهم الخير الجميل الذي يحط الله به سيأتي ويرفع به درجاتي قال السائل الحمد لله على ما انقذني من بغضك كنت اظنك رافضيا تبغض الصحابة فقال الرجل من ابغض واحدا من الصحابة فعليه لعنة الله والملائكة فقال لعلك تتأول ما تقول فيمن ابغض العشرة من الصحابة فقال من ابغض العشرة فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين (تفسير عسكري طبع جعفري لكهنؤ [illegible])

بعض مخالفین نے جعفر صادق کی موجودگی میں کسی شیعہ سے کہا کہ صحابہ کرام میں سے عشرہ مبشرہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ (شیعہ) کہنے لگا کہ میں ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہوں، اسی حسن ظن کی وجہ سے اللہ تعالی میرے گناہوں کو مٹا دیں گے اور میرے درجات بلند فرمائیں گے، پوچھنے والے صاحب نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے تیرے بغض سے نجات دلائی میں تو تمہیں صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے عداوت رکھنے کی وجہ سے رافضی سمجھتا تھا وہ شخص (شیعہ) کہنے لگا جو کوئی کسی ایک صحابی سے بغض رکھے اس پر اللہ تعالی کی لعنت، اس نے کہا کہ شاید تم اس قول میں کوئی تاویل کر رہے ہو۔ عشرہ مبشرہ کے بارے میں بتائیے کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے تو اس نے کہا کہ جو عشرہ مبشرہ کے ساتھ بغض رکھے، اس پر اللہ تعالی، ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت۔

(۴) فروع کافی جلد ۲ نصف اول ص ۳ پر بھی ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت مذکور ہے۔

(۵) نہج البلاغۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبات منقول ہیں جن میں کئی جگہ بہت کثرت سے شیخین رضی اللہ عنہما کی مدح مذکور ہے، مثال کے طور پر صفحات ذیل ملاحظہ ہوں:

نہج البلاغۃ جلد ۱ ص ۳۵، ۸۵، ۱۸۳، ۲۲۹ اور جلد ۲ ص ۲۲، ۳۵، ۴۳، ۸، ۹۸، ۱۲۱ اور جلد ۳ ص ۸

(۶) شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر عسکری میں آیت اولئک ما کان لهم ان يدخلوها الا خائفين کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مشہور کرامت "یا ساریة الجبل" مذکور ہے۔

هذا عمر بن الخطاب اذا قيل لهم

یہ عالم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا ایسی

انه کان علی المنبر یخطب اذ نادی فی خلال خطبته یا ساریة الجبل وعجبت الصحابة ماهذا من الکلام الذی فی هذه الخطبة فلما قضی الخطبة والصلوة قالوا ما قولک فی خطبتک یا ساریة الجبل فقال اعلموا انی وانا اخطب رمیت ببصری نحو [illegible] رأیتهم وقد اصطفوا بین یدی جبل هناک وقد جاء بعض الکفار لیلید ورخلف سعد بن ابی وقاص وسائر من معه من المسلمین فیحیطوا بھم فیقتلوهم فقلت یا ساریة الجبل لیلتجئ الیه فیمنعهم ذلک من ان یحیطوا به ثم یقاتلوا ومنح الله اخوانکم المؤمنین اکتاف الکافرین وفتح الله علیهم بلادهم فاحفظوا هذا الوقت فیرد علیکم الخبر بذلک، وبین المدینة ونهاوند اکثر من خمسین یوما۔

(تفسیر عسکری طبع جعفری ص ۳۰۲)

حالت میں جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے بلند آواز سے فرمانے لگے یا ساریۃ الجبل (اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لو) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس سے تعجب کرنے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خطبہ اور نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت کرنے پر فرمایا کہ اثناءِ خطبہ میں میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ مسلمانوں کا لشکر پہاڑ کے نیچے صف بستہ ہے اور چند کافر پہاڑ کے پیچھے سے آئے تاکہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور دیگر مسلمانوں کا گھیراؤ کرکے ان پر حملہ کریں، اسوقت میں نے یا ساریۃ الجبل کہا، تاکہ پہاڑ کی طرف پناہ لیکر کفار کے گھیراؤ سے بچ جائیں اور پھر ان سے مقابلہ کریں اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو کافروں کے گھیراؤ سے نجات دی اور کافروں پر مسلمانوں کو فتح ہوگئی پھر فرمایا اس وقت کو یاد رکھو تمہارے پاس اس کی خبر آئے گی۔

مدینہ منورہ اور نہاوند (جہاں یہ لشکر تھا) کے درمیان پچاس دن کی مسافت سے زیادہ فاصلہ ہے

(۷) وعن عروة بن عبد الله قال سألت ابا جعفر محمد بن علی علیهما السلام عن حلیة السیوف فقال لا بأس به فقد حلی ابو بکر الصدیق رضی الله عنه سیفه قلت فتقول الصدیق فوثب وثبة واستقبل القبلة وقال نعم الصدیق، نعم الصدیق، نعم الصدیق فمن لم یقل له الصدیق فلا صدق الله له قولا فی الدنیا ولا فی الاخرة۔

عروۃ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے امام باقر سے پوچھا کہ کیا تلواروں پر سونا چاندی چڑھانا جائز ہے؟ تو کہا کہ جائز ہے اس لئے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار پر سونا چڑھایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ بھی صدیق کہتے ہیں؟ تو امام باقر نہایت جوش سے اچھل کر کھڑے ہوگئے اور قبلہ رو ہو کر فرمانے لگے، ہاں میں صدیق کہتا ہوں! ہاں میں صدیق کہتا ہوں!! ہاں میں

(کشف الغمہ فی احوال الائمہ جلد ۲ ایران نمبر) صدیق کہتا ہوں ااا اور جو آپ کو صدیق نہ کہے اللہ دنیا و آخرت میں اسکا کوئی قول سچا نہ کرے

نکتہ:

افسوس کہ شیعوں نے اپنے امام پنجم ابو جعفر محمد بن علی باقر کی بات نہ مانی اور افضل البشر بعد الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ صرف صدیقیت بلکہ صحابیت کے شرف سے بھی گرانے کی کوشش کرکے اپنی عاقبت برباد کی اور امام باقر کی بددعا فلا صدق اللہ لہ قولاً فی الدنیا ولا فی الآخرۃ (اللہ تعالیٰ اس کی کسی بھی بات کو دنیا و آخرت میں سچا (درست) نہ کرے) کے مستحق ہوئے، شیعہ کے حق میں ان کی یہ بددعا قبول ہوئی، چنانچہ شیعہ لوگوں نے تقیہ یعنی جھوٹ اور فریب کو اپنا مذہب قرار دے لیا ہے اور کہتے ہیں کہ جو جھوٹ نہیں بولتا، فریب اور دھوکہ بازی نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ اس کا ایمان معتبر نہیں، اسکے ساتھ یہ بھی دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی جھوٹ بولتے تھے، اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر بھی جھوٹ اور افتراء باندھا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو جاتی ہے، پھر حد یہ کر دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف غلطی کو منسوب کرنے سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں۔ یہ ان کی قولی کذب بیانی اور افتراء پردازی کا نقشہ تھا، دوسری جانب ان کی اخلاقی حالت کا اس سے اندازہ کر لیں کہ انہوں نے یہ مذہب اختیار کر لیا کہ عورتوں کا بلا تکلف بعنوان متعہ کسی کے گھر چلی جانا اور مذہب کے علاوہ اخلاق و روایات کی بندشوں کو بھی توڑ کر حیا سوزی کا مرتکب ہونا، اسے کار خیر بلکہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ قرار دے دیا۔

کتب شیعہ سے فضائل متعہ نقل کرنے سے قبل ایک اشکال کا جواب تحریر کیا جاتا ہے

کتب شیعہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف دیکھنے پر اشکال ہوتا ہے کہ یہ مردود تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کھلے دشمن ہیں، پھر تعریف کیونکر؟ اسکے دو جواب ہیں،

① یہ تعریف تقیہ کی بناء پر ہے جس پر ان کے ایمان کا مدار ہے، جیسا کہ تقیہ کے بیان میں ان کا مذہب لکھا جا چکا ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں۔

② اللہ تعالیٰ نے "حق" میں ایسی تاثیر رکھی ہے کہ وہ بسا اوقات اہل باطل اور دشمنوں کی زبان پر بھی بولتا ہے۔ دنیا میں اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و عناد سے کتب شیعہ بھری پڑی ہیں، ان نفوس مقدسہ کے حق میں ایسی فحش گالیاں بکتے ہیں کہ جس مسلمان کے قلب میں:

ایمان کی ذرا سی بھی رمق ہو وہ کسی مردود سے ایسی بکواس سن کر اسے جہنم رسید کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔

فضائلِ متعہ

(۱) قال ابو عبد الله علیه السلام ما من رجل تمتع ثم اغتسل الا خلق الله من كل قطرة تقطر منه سبعين ملكا يستغفرون له الى يوم القيامة

(برهان المتعه صـ٥ مؤلفه سید ابو القاسم والد سیل جارکم)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ متعہ کے بعد غسل جنابت سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ستر فرشتے پیدا کرتے ہیں جو اس متعہ کرنے والے (منحوس) کے لئے قیامت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

(۲) قال النبی صلی الله علیه وسلم من تمتع مرة من سخط الله الجبار ومن تمتع مرتين حشر مع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات ساحمنى فى الجنان

(منہج الصادقین صـ٣٥٦)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے خدا کے قہر سے نجات پائے، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو اور جو تین مرتبہ متعہ (اپنا رو سیاہ) کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اعوذ باللہ من سخط الجبار ومن الکذب علی سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہار،

(۳) قال النبی صلی الله علیه وسلم من تمتع مرة واحدة عتق ثلثه من النار ومن تمتع مرتين عتق ثلثاه من النار ومن تمتع ثلاث مرات عتق كله من النار۔ (منہج الصادقین صـ٣٥٦)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے اسکا تیسرا حصہ آگ سے نجات پا جاتا ہے، جو دو دفعہ کرے اس کا دو تہائی اور جو تین دفعہ (منہ کالا) کرے اسکا تمام بدن آتش دوزخ سے آزاد ہو جائیگا۔ (العیاذ باللہ من شرور انفسنا)

(۴) قال النبی صلی الله علیه وسلم من تمتع مرة درجته كدرجة الحسن ومن تمتع مرتين درجته كدرجة الحسين ومن تمتع ثلث مرات درجته كدرجة علی ومن تمتع اربع مرات درجته كدرجتی

(تفسیر منہج الصادقین صـ٣٥٦)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے اسے حضرت حسن کا درجہ مل جاتا ہے، جو دو مرتبہ متعہ کرے، حضرت حسین کا درجہ، اور جو تین مرتبہ متعہ کرے وہ حضرت علی کا درجہ اور جو (العیاذ باللہ) چار مرتبہ متعہ کرکے (منہ کالا کرے) وہ میرے درجہ کو پا لیتا ہے۔

(۵) قال ابو جعفر علیہ السلام ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اسری بہ الی السماء قال لحقنی جبرئیل علیہ السلام فقال یا محمد ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول انی قد غفرت للمتمتعین من امتک من النساء (من لا یحضرہ الفقیہ جزء ۳ ص۱۵۰)

ابو جعفر فرماتے ہیں معراج کی رات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں تک تشریف لے گئے تو فرمایا کہ جبرئیل مجھ سے ملے اور فرمایا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیری امت میں سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے والوں کو بخش دیا۔

اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں، اہل تشیع کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے تشریف لائے تو بجائے نماز کے تحفہ کے ان کے لئے بے شرمی اور حیا سوزی کا سامان لائے، اور العیاذ باللہ انہیں یہ بشارت دی گئی کہ اسی میں تمہاری نجات اخروی کا راز پوشیدہ ہے۔

(۶) روی بکر بن محمد عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن المتعۃ فقال انی لاکرہ للرجل المؤمن ان یخرج عن الدنیا وقد بقیت علیہ خلۃ من خلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یقضہا (من لا یحضرہ الفقیہ جز ۳ ص۱۵۰)

جعفر صادق سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میں کسی مومن کے لئے یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا سے اس حالت میں چلا جائے کہ اس کے ذمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنتوں میں سے کوئی سنت باقی ہو (یعنی متعہ کر کے سنت کا ادا نہ کیا ہو)

(۷) جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے (تحفۃ العوام ص۲۷۱ ج ۲)

(۸) عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے (تحفۃ العوام ص۲۷۱ ج ۲)

دیوثی و بے غیرتی کے مظاہرہ اور نفس امارہ کی تسکین کے لئے متعہ جیسا "ہم خرما و ہم ثواب" نسخہ بھی کافی نہ ہوا تو اس سے بھی آسان ترکیب "تحلیل" نکال کر بے غیرتی کو بھی شرما دیا، ابن بابویہ کتاب اعتقادات میں لکھتا ہے، اسباب حل المرأۃ عند نا اربعۃ النکاح وملک الیمین والمتعۃ والتحلیل، تحلیل کی تفسیر کتب شیعہ میں تلاش کرنے کا موقع نہیں ملا، ایک مجتہد سے دریافت کرنے پر بتایا کہ اس سے اعارۂ فرج مراد ہے، دنیا کا بدترین سے بدترین جانور بھی حضرت انسان کی اس شرافت کے سامنے شرم کے مارے سرنگوں ہے۔

شیعہ لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایک صدیق کی صداقت کے انکار سے ان پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں، جن سے مذہب وروایات کی بندشوں سے تو وہ آزاد ہو ہی چکے، اخلاق وانسانیت بھی شیعہ معاشرے سے رخصت ہو گئی، فقط واللہ اعلم

۱۹ ذی قعدہ ۱۳۸۲ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیعوں کو اہم مشورہ
خالص شیعہ بن جاؤ تو سارے جھگڑے ختم

(اقتباس از تقریر حضرت الشیخ دامت برکاتہم ۲۰ محرم ۱۴۰۰ھ حیدرآباد)

شیعہ کا مذہب بالاتفاق یہ ہے کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے اس کا ایک حرف بھی صحیح نہیں ہے[1]، ان کے مذہب کی بنیاد اسی پر قائم ہے، اگرچہ بعض شیعہ قرآن کو دیکھتے اور تلاوت کرتے ہوں، انہی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ مسئلہ ان کے ہاں متواترات میں سے ہے، متواتر اسے کہتے ہیں کہ کسی چیز کے خبر دینے والے اس قدر ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کے خلاف کو باور نہ کرا سکے، جیسا کہ مکہ کا وجود اس شخص کے لئے بھی یقینی ہے کہ جس نے مکہ نہ دیکھا ہو، اسی طرح ان کے نزدیک قرآن کا ایک حرف صحیح نہ ہونا اتنا یقینی ہے کہ اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا، حالانکہ اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کے ایک لفظ کا انکار کر دینے والا بھی کافر ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا حل

شاید آپ کہیں کہ شیعہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں قرآن ہمارے گھروں میں رکھا ہوا ہے ہم پر یہ الزام غلط اور بلا وجہ ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور وہ ان کتابوں کو صحیح سمجھتے ہیں ان کو چومتے ہیں، سینوں سے لگاتے ہیں اپنے گھروں میں رکھتے ہیں تو آخر یہ کتابیں اگر ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں تو ان کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہے؟ میں نے ان کی کتابیں خوب دیکھی بھالی ہیں، ان کو خوب کھنگال کر دیکھا ہے، جو کھونگا کسی کی مجال نہیں کہ اس کا ایک حرف بھی جھٹلا سکے، چاہیں تو کتاب نکال کر دکھاؤں گا، ان کی کتابوں میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مجلس میں ایک مجتہد صاحب سے کسی نے پوچھا کہ قرآن کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ صحیح ہے، بعد میں انکے کسی شاگرد نے کہا کہ آپ ہم کو تو رات دن یہ پڑھاتے اور سکھاتے رہتے ہیں کہ یہ قرآن غلط ہے اور آج آپ نے یہ نئی بات کہی، تو مجتہد صاحب کہنے لگے، قلتہ تقیۃ میں نے تقیہ کیا تھا۔

تقیہ کی حقیقت

تقیہ ان کے دین کا جزء ہے، تقیہ کے معنی ہیں جھوٹ بولنا، نفاق سے کام لینا، کسی کو دھوکہ

---

[1] ان حوالجات کی تفصیل عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دینا وغیرہ، ان کے مذہب میں تقیہ جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑا ثواب ہے، جو آدمی نفاق سے کام نہیں لیتا وہ بے دین ہے، اصول کافی کی روایت ہے لا دین لمن لا تقیۃ لہ[1] اور ایک روایت میں ہے لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ[2]، یعنی جو شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا وہ بے دین اور بے ایمان ہے۔ دو چیزوں کو ملالیں۔ ایک یہ کہ ان کے ایمان میں سے یہ ہے کہ قرآن کا ایک حرف بھی صحیح نہیں۔ دوسری یہ کہ جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا فرض ہے بلکہ عین ایمان ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ وہ گھروں میں قرآن کیوں رکھتے ہیں سوائے دھوکہ دہی کے اور کیا ہو سکتا ہے جس کا نام انہوں نے تقیہ رکھا ہے ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اہل تشیع کا امتحان

ان شیعوں کا امتحان اس طرح لو کہ تم اگر قرآن کو صحیح کہتے ہو تو یہ بتادو کہ جن شیعہ مصنفین اور دیگر حضرات نے قرآن کو غلط کہا ہے وہ مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو قرآن کو غلط کہنے والے جتنے گزرے ہیں سب کو کافر کہو، اپنے مجتہدین کو جو یہ کہہ گئے ہیں کافر کہو اور ان کی ایسی کتابیں جلادو تو ہم مان لیں گے کہ تم اپنے دعوے میں سچے ہو، لیکن اگر ان کتابوں کو چھاپتے ہو، ان کی تعظیم کرتے ہو، ان کے مصنفین کو اپنا امام مان کر ان کا احترام کرتے ہو تو معلوم ہوا کہ کچھ دال میں کالا ہے۔

پچھلے دنوں قادیانیوں کا بھی اسی طرح امتحان ہوا کہ جب انہوں نے یہ کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں، ہمارا ختم نبوت پر ایمان ہے تو ان سے کہا جاتا تھا کہ تم غلام احمد کو کافر کہو اور کتابیں خاکستر کردو۔

حیدرآباد دکن کے صدیق دیندار چن بسویشور کے چند گنتی کے معتقدین ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مجاہدین اسلام ہیں، ہمارا اسلام پر یقین ہے، ہم دیندار ہیں، ان سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ صدیق دیندار جو پہلے غلام احمد کا چیلا بنا، پھر ترقی کرکے خود نبی بن بیٹھا اور بعد میں خدائی کا دعویٰ کیا اسے کافر کہو، یہ عجیب بات ہے کہ غلام احمد قادیانی جو صدیق چن بسویشور کا پیر ہے وہ تو

---

[1] اصول کافی ص ۲۱۷ ج ۲ [2] اصول کافی ص ۲۱۹ ج ۲

صرف نبی ہوا اور اس کا مرید صدیق دیندار خدا بن گیا۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

آخر کسی کے دعوے کے صدق و کذب کی کوئی کسوٹی اور معیار بھی تو ہوتا ہے، اس سے بہتر کوئی کسوٹی ہو تو بتا دو۔ آج اگر خدانخواستہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب لے آئے جس میں لکھا ہو کہ خدا کا وجود نہیں ہم اس کو چومیں، چاٹیں، غلاف چڑھائیں، سینوں سے لگائیں اور کہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں تو کیا کوئی ایسا بے وقوف ہے جو ہمارے اس دعوے کو ماننے کے لئے تیار ہو، یہی حال ہے ان شیعوں کا کہ ان کی کسی بھی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ قرآن صحیح ہے۔

شیعوں کی اہم کتب:

شیعوں کی اہم کتابیں کافی اور صافی ہیں۔ صافی دو ہیں، ایک اصول کافی کی شرح ہے دوسری تفسیر کے فن میں ہے، ان کتابوں کے حوالے اگر دیکھنے ہوں تو میری کتاب "احسن الفتاوی" میں ان کو تفصیل سے دیکھا جا سکتا ہے۔

بہرحال اصول کافی ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کا کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا، دوسری کتابوں کے بارے میں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مجتہد ہیں اور ایک مجتہد پر دوسرے مجتہد کا قول حجت نہیں ہوتا، اس کا جواب یہ ہے کہ جن مجتہدین نے قرآن تک کا انکار کر دیا ہے ان کو کافر کیوں نہیں کہتے! نیز ان کی کوئی بات کہنا ہو تو اصول کافی کو پکڑنا چاہیئے اس کا وہ کسی طرح انکار نہیں کر سکتے، اسکی وجہ بھی سن لیجئے، کہتے ہیں کہ یعقوب کلینی نے اس زمانے میں یہ کتاب لکھی جبکہ امام مہدی کی غیبت صغری کا زمانہ تھا، امام مہدی کے غار میں جا کر غائب ہونے کے بارے میں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک زمانے تک جس غار میں وہ چھپے ہوئے ہیں ان کے خاص لوگوں کو اس کا علم تھا کہ کہاں ہیں یہ غیبت صغری ہے اور بعد میں وہ ایسے غائب ہو گئے کہ کسی کو اس کا پتہ نہ چلا کہ اب وہ کہاں ہیں یہ غیبت کبری ہے۔ یہ شیعہ بڑے نافرمان ہیں ان کا امام تو مسلمانوں سے ڈر کر غار میں چھپے اور یہ یہاں پھر بے خواہ مخواہ کا فساد کر رہے ہیں۔

جس غار میں امام مہدی ہیں اسکا نام ہے غار سُرَّ مَن رَاٰہ، یعنی وہ غار جسکو دیکھ کر دیکھنے والا خوش ہو جائے، یعقوب کلینی نے اصول کافی لکھ کر غار میں جا کر امام مہدی کو دکھائی، امام مہدی نے دیکھ کر فرمایا، ھٰذا کاف لشیعتنا، یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے، یہی اسکی وجہ تسمیہ بھی ہے۔ اب اس کے ساتھ دو باتیں اور ملا دیں، ایک یہ کہ امام انکے نزدیک معصوم ہوتا ہے

جھوٹ نہیں بولتا، دوسری یہ کہ امام عالم الغیب ہے ما کان وما یکون جانتا ہے اس لئے اس سے غلطی نہیں ہوتی، تو جس کتاب کی تصدیق امام نے کی ہو نہ اس میں غلطی ہو سکتی ہے اور نہ اس میں جھوٹ کا احتمال ہے، اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے: هذا ما قال فيه الامام الاكبر حجة الله المنتظر هذا كاف لشيعتنا، واقعی یہ شیعوں کی تباہی کے لئے کافی ہے۔

شیعہ صرف قرآن کی تحریف ہی کے قائل نہیں بلکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن موجود کفر کے ستونوں کو مضبوط کرتا ہے۔

وتضمينه من تلقائهم ما يقيمون به دعائم كفرهم (تنبیہ الحائرین)

خلفاء ثلاثہ نے قرآن میں وہ باتیں درج کیں جن سے وہ اپنے کفر کے ستونوں کو قائم کر سکیں۔

شیعہ کو موجود قرآن سے اس لئے عداوت ہے کہ اس میں شیعہ کی طرفداری نہیں کی گئی۔

لولا انه زيد في القرآن ما نقص لما خفي حقنا على ذي حجى (تنبیہ الحائرین)

اگر قرآن میں کمی بیشی نہ کی جاتی تو ہمارا حق کسی عقلمند پر مخفی نہ رہتا۔

شیعہ عقیدۂ تحریف قرآن کو بطور تقیہ چھپانے کی خواہ کتنی ہی کوشش کریں مگر پھر بھی کبھی دل کی بات زبان پر آہی جاتی ہے، چنانچہ سید محمد دہلوی اپنی کتاب "ضربت حیدریہ" میں لکھتے ہیں:

ایں نظم قرآنی نظم عثمانی است بر شیعیان احتجاج بداں نشاید

قرآن کی موجودہ ترتیب عثمانی ہے اس لئے یہ قرآن شیعوں پر حجت نہیں ہو سکتا۔

دل کا راز معلوم کرنیکا عجیب گُر

یہ امر تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ نشہ، جنون یا نیند وغیرہ کی بیہوشی میں دل کی باتیں زبان پر آجاتی ہیں، بعض نفسیات سے واقف لوگ اس گُر کے ذریعہ دل کے راز معلوم کر لیتے ہیں۔ کوئی ایسی بات کہدی کہ سننے والا طیش میں آکر ہوش کھو بیٹھے اور مخبوط الحواس ہو کر دل کی بات اُگل دے۔

جب مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی کے "النجم" نے رجوم الشیاطین بن کر دشمنان قرآن پر تابڑ توڑ حملے کئے اور ان پر سے تقیہ کی تلبیس کو خاکستر کر کے ان کی اصل تصویر کو عریاں کر دیا تو شیعہ بلبلا اٹھے، "النجم" کے دفاع کے لئے مستقل تصانیف کے علاوہ تقریباً پچیس رسائل جاری کئے مگر "النجم" کے راکٹ کے سامنے وہ بیت العنکبوت سے زیادہ نہ ٹھیر سکے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد یکے بعد دیگرے سب نے دم توڑ دیا، ان رسائل میں سے ایک ہفتہ وار "ذوالفقار" بھی

سیالکوٹ سے جاری کیا گیا تھا اس کی یکم اپریل ۳۶ء کی اشاعت میں علماء شیعہ کے خصوصی ترجمان اعجاز حسن بدایونی کا مضمون شائع ہوا تھا۔ ہم اس مضمون کا پہلے وہ حصہ پیش کرتے ہیں، جس سے ناظرین کو یقین ہو جائے گا کہ اعجاز حسن صاحب اس وقت "النجم" کی شدید ضرب سے تلملا کر ہوش کھو چکے تھے اس بیہوشی کے عالم میں انہوں نے سربستہ راز کو اگل کر رکھ دیا۔

چشم بد دور "النجم" کیسا چمکیلا کوکب ہے جیسے دی والافنک جرمنی کا چمکتا ستارہ بس اتنا فرق ہے کہ اس کے پرتو سے بال کالے ہو جاتے ہیں اور اس کی خونی چمک سے قلوب عوام کالانعام کی بینائی پٹ ہو جاتی ہے۔

"النجم" خرافات و مفترات کا طومار ہے اور وہ ایک بے ضرر چیز ہے۔ "النجم" اپنی بے ڈھنگی رفتار سے فساد پھیلاتا ہے اور وہ اپنی چال سے کبھی کبھی چکمہ دیتا ہے "النجم" کی رنگت گرگٹ کے مانند بدلتی رہتی ہے اور وہ اول دن سے نیلگوں شیشہ رنگ میں ضیا بار ہے۔ "النجم" کی نحوست یوم نحس مستمر سے بدرجہا زائد ہے کہ یہ روز بد سال میں ایک مرتبہ دیکھنا پڑتا ہے اور "النجم" کی خونی شعاعیں ہر ماہ میں رنگ لاتی ہیں اور مریخی اثر دکھاتی ہیں۔ "النجم" کی پیشانی پر یہ آیہ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ایسی ہے جیسے پیر بے پیر کے سر پر تاج شفاعت یا عالم بے عمل کے سر پر قبائے ہدایت یا خلیفہ[1] پنچایت کے بدن میں قمیص خلافت یا جاہل احمق کی چندیا پر دستار فضیلت شیعو عجب لطیفہ ہے کہ وہ خود گمراہ ہے لیکن ہدایت کا دم بھرتا ہے۔ اس کا مدیر سراپا تقصیر فاسق و بے دین ہے لیکن ہم پر اپنا عیب لگاتا ہے۔ خود مومن بالقرآن نہیں اور نہ اسکے ہم مشرب مگر اپنا گناہ بے لذت ہماری طرف منسوب کرتا ہے۔"

آگے چل کر مدیر "النجم" کو لکھتا ہے:

"مگر تمہیں حیا نہیں آتی اور چلو بھر پانی میں ڈوب نہیں مرتے کہ قصہ پاک ہو۔۔۔۔ اپنی جھوٹی بکواس سے توبہ کرو۔"

اب ہم اس تماس باختہ کے اگلے ہوئے زہر سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں:

"رسولؐ کی رحلت کے بعد قرآن کا مرتب ہونا دینی بدعت قرار پایا۔ بدعت پرستو

---

[1] خلیفہ سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں اور پنچایت سے مراد انصار و مہاجرین کا وہ تاریخی اجتماع ہے جس پر دنیائے اسلام ناز کرے گی جس میں حضرت صدیق اکبرؓ کا انتخاب عمل میں آیا۔ یہ اجتماع اقوام عالم کی جمہوری زندگی میں جمہوریت کی خشت اول کا درجہ رکھتا ہے۔

اگر تم سچے ہو تو قرآن کی صفات موجودہ عہدِ رسولؐ والے قرآن پر منطبق کر دینا ورنہ اپنے دعوائے باطلہ سے تائب ہو جانا پھر کبھی اس قرآن کے اصلی ہونیکا دعویٰ نہ کرنا۔"

"مسٹر النجم تم کس منہ سے قرآن موجود کو پورا قرآن بتاتے ہو۔ ذرا آنکھ ایکہ اصلی قرآن میں سورۂ احزاب دو سو آیت کی تھی" ——— "اس سورت میں آیۂ رجم بھی تھی" ——— "اور سنو، سورۂ توبہ کا صرف ایک حصہ رہ گیا ہے، باقی تین حصے غائب ہو گئے" ——— "بڑے افسوس کی بات ہے کہ قرآن کے تواتر کا دعویٰ کیا جاتا ہے مگر حال یہ ہے کہ قرآنی آیات بڑی مشکل سے ملتی تھیں معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اصحاب میں کوئی بھی پورے قرآن کا حافظ نہ تھا" ——— "الغرض پورا قرآن موجود نہیں ہے اور نہ اسکا دعویٰ صحیح ہے" ———

"قرآن سے پورا سورۂ "نورین" غائب ہو گیا" ——— "قرآن موجود میں دو مکمل سورے یعنی "حفد و خلع" بالکل ندارد ہیں" ——— "یہ قرآن جو تمہارے زعم ناقص میں مکمل ہے" ——— "اگر آیۂ اِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ کے ذریعہ سے اصلی و غیر مجموع قرآن کی حفاظت کا وعدہ خدا نے فرمایا تھا تو وہ کہاں محفوظ رہا" ——— "پس اگر عہدِ رسولؐ والا قرآن غیر مخلوق ہے جو مجموع اور مجلد نہ تھا تو اسکا وجود صفحۂ ہستی سے غائب ہے اور اگر یہ قرآن مراد ہے تو اس کے خالق جناب عثمانؓ ہیں پھر کیسے قدیم ہو سکتا ہے"

"حضرت ابو بکرؓ کا قرآن غلط ثابت ہوا جس کی ہر ایک آیت دو عادلوں کی گواہی سے لکھی گئی تھی۔ اسمیں فضول بھرتی ثابت ہونے سے عدل صحابہ اور ایمانِ صحابہ کے ساتھ حضرت ابو بکر کا ایمان بھی رخصت ہوا کہ یہ سب کے سب غلط قرآن پر ایمان رکھتے تھے" ——— "مگر آپ نے (حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایجاد بندہ فرمائی۔ اب بتاؤ اصلی قرآن کہاں محفوظ رہا" ——— "آیات کی بے ڈھنگی ملاحظہ ہو" ———

"دوسری آیت بالکل بے ربط مقام میں لکھی گئی ہے جیسے آیۂ تطہیر ازواجِ نبیؐ کے تذکرہ میں ٹھونس دی گئی ہے" ——— "اور سنو بارھویں پارہ کے چوتھے رکوع میں طوفانِ نوح کا قصہ عجیب عنوان میں لکھا گیا ہے جس سے جامع قرآن کی جہالت کا طوفانِ بے تمیزی اُبلتا ہے" ——— "کیوں میاں عبدالشکور سچ کہنا یہی ترتیب مطابق لوح محفوظ ہے کیا یہی بے ڈھنگی ترتیب توقیفی ہے، کیا اسی

اور نہ ہی ترتیب کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے۔ کیا اس ترتیب پر آپ کا اور

جامع القرآن کا ایمان ہے؟

کیا ان اقتباسات کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی سیدھا سادہ مسلمان شیعہ کے گھر میں قرآن یا اس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ دیکھکر اس دھوکے میں آسکتا ہے کہ شیعہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہم کا ایک شیعہ مجتہد سے مناظرہ اور مجتہد صاحب کا فرار

ایک دفعہ ایک شیعہ مجتہد نے تقریر میں عام مناظرہ کا چیلنج دیا کہ جو چاہے میرے مقابلہ میں آجائے۔ سندھ کے ایک مقام پر مجھے بلایا گیا کہ ایک شیعہ عالم بار بار پکار کر مناظرہ کا چیلنج دے رہا ہے، میں نے کہا کہ مجھے تجربہ ہے کہ جب بھی میں جاتا ہوں وہ لوگ مناظرہ کو تیار نہیں ہوتے، خواہ مخواہ میرا وقت ضائع ہوگا، انہوں نے کہا کہ اس میں اہل سنت کی خفت ہے، تو میں تیار ہو گیا، کتابیں لے کر مناظرہ کے مقام پر پہنچا، لوگوں کا مجمع تھا، بات وہی بنی جو میں نے شروع میں کہی تھی وہ شیعہ مناظرہ کو تیار نہ ہوا اور عذر یہ بیان کیا کہ اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے تو میں نے کہا کہ مجھے بلایا تو آپ لوگوں نے خود تھا فساد پھیلتا ہے تو آپ نے چیلنج کیوں دیا؟ لیکن جب وہ کسی طرح بھی تیار نہ ہوئے تو میں نے کہا کہ واقعی ٹھیک کہا آپ نے اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے مگر یہ جو صلح ہے اسے پائیدار ہونا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ آج صلح ہو اور کل کو میدان خالی دیکھ کر پھر چیلنج شروع کر دیں اسلئے میں پائیدار صلح کی چند صورتیں پیش کرتا ہوں آپ ان میں سے جو صورت پسند کریں اسکا انتخاب کریں۔

صلح کا پہلا طریق:

صلح کی بنیاد اس پر رکھی جائے کہ جس کے قبضے میں مراکز ہیں اس مذہب کو لے لیا جائے خواہ مخواہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا لینا ٹھیک نہیں ہے مرکزوں کو فیصل مقرر کرنا چاہیے۔

پہلا مرکز اللہ تعالیٰ:

شیعہ کے نزدیک سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ یہ عقیدہ رکھو کہ اللہ سے غلطی ہوتی ہے میں ایک لفظ اپنی طرف سے نہیں کہتا، کتاب نکال کر ان کو دکھا دی، اصول کافی کی روایت ہے - ما عظم الله تعالیٰ بمثل البداء (اصول کافی ص۴۰) دوسری روایت ما عبد الله تعالیٰ بمثل البداء (اصول کافی ص۴۰) تیسری روایت سمعت الرضا علیہ السلام قال ما بعث الله نبیا قط الا بتحریم الخمر

وان یعرفه بالبداء اھ (اصول کافی ص۸۴)

بداء کے معنی ان کے ہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی کام کر بیٹھتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں کہ اسے غلطی ہوگئی نعوذ باللہ منہ۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غلطی سے پاک ہے، اور تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے تو یونہی سمجھ لو کہ معاذ اللہ شیعہ کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے غلطی ہوگئی۔ بہر حال یہ مرکز مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

دوسرا مرکز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

رسول معصوم ہوتے ہیں وہ کسی سے دب کر یا ڈر کر کوئی کام نہیں کرتے یہ ہمارا عقیدہ ہے اور شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول بھی تقیہ کرتا ہے لا دین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۴) اور لا ایمان لمن لا تقیۃ لہٗ (اصول کافی ص۴۸۴) نبی اور رسول بھی جب تک جھوٹ اور فریب سے کام نہ لے وہ ایماندار نہیں ہو سکتے۔ نعوذ باللہ منہ

تیسرا مرکز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد:

اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خصوصیت حاصل ہے اور حضرت حسین شیعہ کے مذہب میں العیاذ باللہ بہت بڑے منحوس ہیں۔ نقل کفر کفر نباشد، ورنہ زبان یہ کہنے کو تیار نہیں ہوتی۔ شیعہ کی کتابوں عـہ میں ہے کہ جبرئیل امین حضور کے پاس آئے اور حضرت حسین کی بشارت دی اور کہا کہ وہ شہید ہوگا، تو آپ نے فرمایا مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیے جو شہید ہو، پھر دوسری دفعہ جبرئیل آئے اور یہی کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیے، پھر تیسری دفعہ جبرئیل آئے اور کہا کہ انہیں اور ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ امام بنائیں گے تب آپ راضی ہوگئے پھر آپ نے حضرت فاطمہؓ کے پاس آدمی بھیجکر بشارت دی، اس نے کہا کہ ایسا بیٹا نہیں چاہیے جو شہید ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ہوگا تو بھی حضرت فاطمہ بادل نخواستہ راضی ہوئیں گویا کہ شہادت کی نحوست امامت سے بھی نہیں ڈھل سکتی، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا، حالانکہ قرآن کریم کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کو ماں کا شکر گزار ہونا چاہیے کیونکہ اس نے کتنی تکلیفیں جھیل کر اسے جنا ہے اور یہ لوگ اسے فاطمہؓ و حسینؓ پر چسپاں کر رہے ہیں، پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ امام چونکہ عالم الغیب ہوتا ہے اس لئے حضرت حسین کو پتہ چل گیا کہ ان کی والدہ ان کو نہیں چاہتیں تو انہوں نے انتقام لیا اور ان کا دودھ پینے سے انکار

عـہ یہ حوالہ کیا شیعہ مسلمان ہیں؟ کے تحت گزر چکا ہے ۱۲ منہ

کردیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھتے وہ چوستے اور اس سے سیر ہوتے، دیکھئے کس طرح ماں اور بیٹے میں عداوت ظاہر کر رہے ہیں، اسی واقعہ کو شیعہ شاعر نے یوں نظم کیا ہے ؎

ہائے رے شبیر مظلومی تری	رد ہوئی تیری بشارت تین بار
گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ	پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار
کرتی ہے اس رمز کو قرآں میں	ائنہ کرھا کی آیت آشکار
تجھ کو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا	دودھ اس ماں کا نہ چوسا زینہار

چوتھا مرکز حرمین شریفین :

یہ ہمارے قبضہ میں ہیں۔

پانچواں مرکز قرآن مجید :

یہ بھی مسلمانوں کے پاس ہے شیعہ تو اس کی صحت ہی کے قائل نہیں[1]

صلح کا دوسرا طریق

صلح کی دوسری صورت یہ ہے کہ باری کا طریقہ اختیار کیا جائے یعنی کچھ مدت کے لئے سب سُنی بن جاؤ اور کچھ عرصہ سب شیعہ، تاکہ اتفاق و اتحاد رہے، آگے اس میں اختلاف ہوگا کہ پہلے شیعہ بنیں یا سُنی، اسکا فیصلہ یوں کریں کہ جس کے پاس قانون فی الحال موجود ہے اس مذہب کو فی الحال لے لیا جائے، ہمارا قانون قرآن و حدیث موجود ہے اور شیعہ کا قرآن امام مہدی کے پاس غار میں ہے جو اونٹ کی ران کے برابر موٹا اور ستر گز لمبا ہے وہ تو یہاں موجود ہی نہیں، جس مذہب کا قانون ہی نہیں اس کو لیکر کیسے کام چلے گا اس لئے فی الحال سب شیعہ مسلمان بن جائیں جب بھی امام مہدی آپ کی کتاب لے آئیں گے ہم سب اُن کے ساتھ ہو جائیں گے آپ ہم سے اس بارے میں معاہدہ لکھوالیں پھر اس کو رجسٹری بھی کرالیں۔

تیسرا طریقِ کار

اگر صلح کے یہ طریقے منظور نہیں تو آسان سی بات یہ ہے کہ شیعہ اصلی شیعہ بن جائے تو سب

---

[1] اس کے حوالے عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں" کے تحت گزر چکے ہیں۔ ۱۲ منہ

جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں گے، کیونکہ شیعہ مذہب میں یہ احکام ہیں ۔

(۱) سیاہ لباس پہننا حرام ہے، عبارات ملاحظہ ہوں ۔

(ا) قال امیر المومنین علیه السلام فیما علم اصحابہ لا تلبسوا السواد فانه لباس فرعون کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکره لباس السواد الا فی ثلثة العمامة والخف والکساء (من لا یحضره الفقیه الجزء الاول ص ۸۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ کالے کپڑے نہ پہنیں کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی، موزے اور چادر کے سوا دوسرے لباس میں سیاہ رنگ کو برا سمجھتے تھے ۔

(ب) سئل الصادق علیه السلام عن الصلوٰة فی القلنسوة السوداء فقال لا تصل فیها فانها لباس اهل النار

(من لا یحضره الفقیه الجزء الاول ص ۸۰)

جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ کالی ٹوپی میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا اس میں نماز نہ پڑھی جائے اسلئے کہ یہ جہنمیوں کا لباس ہے ۔

(ایضاً)

(ج) روی اسمٰعیل بن مسلم عن الصادق علیه السلام انه قال اوحی الله تعالیٰ الی نبی من انبیائه قل للمؤمنین لا تلبسوا لباس اعدائی ولا یطعموا طعام اعدائی ولا یسلکوا مسالک اعدائی فیکونوا اعدائی فاما لبس السواد للتقية فلا اثم فيه

(من لا یحضره الفقیه ص ۱۶۳)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی پر وحی بھیجی کہ مومنین سے کہدو میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں، ان کے کھانے نہ کھائیں اور ان کے راستے پر نہ چلیں، اگر وہ ایسا کریں گے تو میرے دشمن بن جائیں گے، ہاں البتہ تقیہ کے طور پر سیاہ لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ۔

(ایضاً)

(د) فقد روی عن حذیفة بن منصور انه قال کنت عند ابی عبد الله علیه السلام بالحیرة فاتاه رسول ابی العباس الخلیفة یدعوه فدعا بممطر احد وجهیه اسود والآخر ابیض فلبسه ثم قال علیه السلام اما انی البسه انا اعلم انه لباس اهل النار

(من لا یحضره الفقیه ص ۱۶۳)

حیرہ میں خلیفہ ابو العباس کا قاصد امام جعفر صادق کو بلانے آیا آپ نے بارش سے بچاؤ کا ایک ایسا کپڑا منگوایا جس کی ایک جانب سیاہ اور دوسری سفید تھی امام جعفر نے اسے پہن کر فرمایا میں اسے یہ جان کر پہن رہا ہوں کہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے

(ایضاً)

(۲) ماتم کرنا کافروں کا کام ہے۔

(ا) عن ابی عبد اللہ قال ان الصبر و البلاء یستبقان الی المؤمن فیأتیہ البلاء وھو صبور وان الجزع والبلاء یستبقان الی الکافر فیأتیہ البلاء وھو جزوع قال قلت لہ ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجہ والصدر وجز الشعر من النواصی

(فروع کافی ص۱۳۰ ج۱)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ صبر و مصیبت مومن کے پاس آتے ہیں، چنانچہ مومن پر آفت آتی ہے تو وہ صابر رہتا ہے، ایسے ہی جزع و مصیبت کافر کے پاس آتے ہیں، چنانچہ کافر کے پاس آفت آتی ہے تو وہ جزع فزع کرنے لگتا ہے امام جعفر سے جب پوچھا گیا کہ جزع کیا ہے تو فرمایا اشد ترین جزع یہ ہے کہ واویلا کیا جائے چہرہ اور سینہ (شیعوں کی طرح) پیٹا جائے اور پیشانی کے بال نوچے جائیں۔

(ب) من اقام النواحۃ فقد ترک الصبر و اخذ فی غیر طریقہ

(فروع کافی ص۲۲۳ ج۲)

جس نے ماتم اور نوحہ کی مجلس قائم کی اس نے صبر کو چھوڑ کر غیر طریق اختیار کیا

(فروع ص۲۲۳ ج۲)

(۳) سُنّی امام کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھنا اتنا ثواب ہے جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے میں۔

من صلی معھم فی الصف الاول کمن صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(من لا یحضرہ الفقیہ باب الجماعۃ)

جس نے اہلِ سنت کے ساتھ صفِ اول میں نماز پڑھی وہ ایسا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔

(۴) مناظرہ کرنا حرام ہے اس لئے کہ یہ تقیہ کے خلاف ہے اور تقیہ نہ کرنے والے کا ایمان باقی نہیں، اس کے حوالے پہلے بتائے جا چکے ہیں۔

(۵) ڈاڑھی رکھنا اور مونچھیں کٹانا واجب ہے۔

یہ سب کام کرنے لگو تو کیا کوئی اختلاف باقی رہ سکتا ہے۔ شیعہ مذہب میں تقیہ فرض ہے آپ تقیہ کرکے سُنّی بن جائیں تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں۔ شیعہ کی کتابوں میں مدحِ صحابہ[عہ] کی روایات موجود ہیں اور نہج البلاغہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کئی خطبے منقول ہیں جن میں انھوں نے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مدح کی ہے اس لئے آپ بھی مدحِ صحابہ کے جلسے کیا کریں۔

عہ اس کے حوالے عنوان "کتب شیعہ میں حضرات شیخین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف" میں گزر چکے ہیں۔

پھر جب آپ لوگ سب شیعہ بن جائیں گے تو امام مہدی غار سے باہر نکل آئیں گے، کیونکہ شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب تین سو تیرہ شیعہ روئے زمین پر ہو جائیں گے تو امام مہدی غار سے باہر آجائیں گے۔

آپ شیعہ بنتے نہیں، امام مہدی چلتے نہیں، ان کو ناحق آپ نے اپنے کرتوتوں سے غار میں دھکیل رکھا ہے، اپنے امام پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہو، نیز آپ کے خالص شیعہ نہ بننے سے کتنا بڑا فساد ہو رہا ہے، دنیا گمراہ ہو رہی ہے۔ آپ شیعہ بن جائیں تو امام مہدی آجائیں گے اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

حاضرین سے

بھئی اور کچھ نہیں تو آپ یہاں پر کم از کم تین چار سو شیعہ موجود ہیں آپ سب یہیں پر عزم کر کے پکے شیعہ بن جائیں تو فیصلہ ہو جائے گا امام مہدی آجائیں گے۔ اگر آپ اتنی تعداد میں ہوتے ہوئے صرف تین سو تیرہ شیعہ بھی نہیں لاسکتے تو معلوم ہوا کہ مدعی شیعیت سب منافق ہیں چنانچہ آپ کی کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے ائمہ شیعہ کا یہ فیصلہ موجود ہے کہ ہمارے سب شیعہ منافق اور مرتد ہیں۔ شیعہ علماء نے ان امور کا کچھ جواب نہ دیا اور مجلس مناظرہ برخواست ہو گئی، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں اور صراط مستقیم پر قائم رکھیں آمین۔

لے اگر عدد ایشاں (شیعہ) بسہ صد و سیزدہ (۳۱۳) کس بہ ہیئت اجتماعی رسد امام ظاہر شود (صافی باب ۳ ص ۳۲)

لے یہ حوالے عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں؟" کے تحت گزر چکے ہیں۔ منہ

ضمیمہ رسالہ "حقیقتِ شیعہ"

سوال : شیعہ کی خباثتیں تو ظاہر ہیں مگر ان پر کفر کا فتویٰ کن وجوہ کی بناء پر ہے؟ ذرا تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔

ان کے ذبیحہ اور ان سے نکاح کا کیا حکم ہے؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

تکفیرِ شیعہ کی وجوہ بے شمار ہیں، ان میں سے جو زیادہ معروف، خواص وعوام میں مشہور اور ان کی تقریباً سب کتابوں میں مزبور ہیں وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

(۱) عقیدۂ تحریفِ قرآن۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے بارہ میں عقیدۂ بدا۔

(۳) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف تقیہ جیسے نفاق کی نسبت۔

(۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر ونفاق کی نسبت۔

(۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

(۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان روزانہ ہر شیعہ مؤذن لاؤڈ اسپیکر پر اپنی منگھڑت اذان میں کرتا ہے۔

(۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر ونفاق کی نسبت۔

(۸) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

(۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان اذان میں لاؤڈ اسپیکر پر کرتے ہیں۔

(۱۰) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی طرف کفر ونفاق کی نسبت۔

(۱۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

(۱۲) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، روزانہ اذان میں لاؤڈ اسپیکر پر اس کا اعلان کرتے ہیں۔

(۱۳) دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی تین کے سوا سب کو کافر و منافق کہتے ہیں۔

(۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تزکیہ وتطہیر نصِ قرآن سے ثابت ہے،

یہ ملعون و مردود اس کا انکار کرتے ہیں اور آپ پر معاذ اللہ بار زنا کی تہمت لگا کر اللہ تعالیٰ کی تکذیب اور قرآن کریم کی تغلیط کرتے ہیں،

(۱۵) اپنے اماموں کو معصوم اور عالم الغیب سمجھتے ہیں۔

(۱۶) اماموں کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔

(۱۷) ختم نبوت کے منکر ہیں، اس لئے کہ اپنے اماموں میں جریان نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں؛

(۱۸) متعہ جیسی حرام کاری اور پرلے درجہ کی بے غیرتی اور دیوثی کو حلال بلکہ بہت بڑے اجر و ثواب کا کام، جہنم سے نجات، اور جنت میں ترقی درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

(۱۹) تحلیل جیسی حرام کاری اور انتہائی بے غیرتی و دیوثی کو حلال سمجھتے ہیں۔

وجوہ مذکورہ کی بناء پر یہ مردود دوسرے کفار یہود، نصاریٰ، ہندو، سکھ، بھنگی، چمار وغیرہ سے بھی بدتر ہیں، اکفر الکفار ہیں۔

شیعہ کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے اور شیعہ عورت یا مرد سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

ان کو اہل کتاب کے حکم میں سمجھنا بالکل غلط ہے اس لئے کہ یہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اندرونی طور پر عقائد اسلام میں تحریف والحاد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مساعی میں سرگرم رہتے ہیں، ایسے کفار کو زنادقہ کہا جاتا ہے۔

زنادقہ کے احکام یہ ہیں:

(۱) واجب القتل ہیں۔

(۲) گرفتار ہونے کے بعد انکی توبہ بھی قبول نہیں، گرفتار ہونے سے قبل توبہ کرلیں تو قبول ہے۔

(۳) ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

(۴) ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔

ان مردودوں نے نہ صرف عقائد اسلام میں تحریف کی بلکہ اسلام کے ارکان واحکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کو بھی مکمل طور پر مسخ کر کے

اسلام کے مقابلہ میں اپنا الگ مستقل مذہب پیدا کیا ہے اس لئے ان کو مسلمانوں کا فرقہ سمجھنا بالکل غلط ہے، یہ مردود عقائد کے علاوہ نماز، روزہ وغیرہ تمام احکام میں بھی مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب رکھتے ہیں۔

یہ حقیقت خوب ذہن نشین کرلیں کہ اس فرقہ کی ابتداء مسلمانوں سے کسی مذہبی اختلاف کی بناء پر نہیں ہوئی بلکہ اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش نے اس فرقہ کو جنم دیا ہے۔

بعض مسلمانوں کو ان زنادقہ کے بارہ میں دو غلط فہمیاں ہیں:

① ان میں بعض فرقے یا بعض افراد ایسے ہیں جو تحریف قرآن اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر تفضیل ائمہ وغیرہ کے قائل نہیں۔

② ان کے عوام کو تحریف قرآن اور تفضیل ائمہ جیسے عقائد کا علم نہیں۔

جو حضرات ان دو غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں انہوں نے کتب شیعہ کا مطالعہ نہیں کیا اور ان کے عوام کا جائزہ نہیں لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان میں مرد و عورت، چھوٹا بڑا، بوڑھا بچہ، کوئی فرد ایسا نہیں جو تحریف قرآن کا عقیدہ نہ رکھتا ہو، ہر خاص و عام اور جاہل سے جاہل کے دل میں بھی یہ عقیدہ خوب راسخ ہے، ان میں عقیدۂ تحریف قرآن بالکل اسی طرح متواترات، مسلمات، اور بدیہیات و ضروریات دین میں سے ہے جیسے مسلمانوں میں صداقت قرآن اور نماز روزہ۔

اگر یہ ناممکن مفروضہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ ان کے عوام کو ایسے عقائد کا علم نہیں تو بھی کفر و زندقہ کے حکم سے شیعہ کے کسی فرد کو بھی خارج نہیں کیا جاسکتا، اسلئے کہ کسی مذہب میں دخول کا حکم لگانے کے لئے اس مذہب کے عقائد کی تفصیل کا علم ضروری نہیں، بلکہ اس مذہب کی طرف صرف انتساب کافی ہے، مثلاً کسی کو مسلمان قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے عقائد اسلام کی تفصیل معلوم ہو، بلکہ اتنا کافی ہے کہ وہ خود کو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، یعنی ایمان مجمل کے حصول سے اسلام میں داخل ہوجائے گا، بشرطیکہ اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھتا ہو، لہٰذا ہر وہ شخص جو خود کو مذہب شیعہ کی طرف منسوب کرتا ہے وہ شیعہ ہی ہے اس لئے وہ

بھی کافر اور زندیق ہے، اگرچہ اپنے مذہب کے عقائد کی تفصیل سے بے خبر ہو۔
یہ محض بطور ارخاء عنان و فرضِ محال لکھدیا ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ان مردودوں کے عقائد مذکورہ ہر شیعہ بچے کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں، جیسے مسلمان اپنے بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی اللہ، رسول، قرآن جیسے موٹے موٹے عقائد اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اسی طرح ان مردودوں کا کوئی بھی بچہ جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے یہ تحریف قرآن جیسے عقائد اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں میں اُتار کر اسے مکمل طور پر شیعہ اور کافر زندیق بنادیتے ہیں۔

اس انتہائی مکار، عیار، تخریب کار، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بہت خطرناک سازشوں میں ہر وقت مصروف کار، دغا بازی و فریب دہی کے فن میں ہر زمانہ میں پوری دنیا میں اول نمبر مشہور اساطیر، یہود نژاد قوم کو جس کے مذہب کی بنیاد ہی مکر و فریب اور اسلام اور اہل اسلام کے خلاف بغض و عناد و تخریب کاری پر ہے۔ اور ایسی شاطر روبہ صفت نسل کو اپنے بچوں کی ذہنی تربیت اور ان کے دل و دماغ میں اپنے مذہب کی بنیاد اُتارنے کی کوشش و محنت میں مسلمانوں سے کم سمجھنا صرف سادہ لوحی ہی نہیں بلکہ پرلے درجے کی حماقت اور انتہائی فریب خوردگی ہے۔

ان مردودوں کے دین و ایمان کی بنیاد ہی تقیہ پر ہے، اسلئے اگر کوئی شیعہ قرآن پر ایمان کا دعوٰی کرتا ہے تو یقیناً وہ تقیہ کر رہا ہے، اس کی مثالیں خود انہی کی کتابوں میں موجود ہیں۔

جب ان پر ان کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں تو جواب دیتے ہیں:
"ہم میں سے ہر شخص مجتہد ہے اس لئے جس مصنف نے تحریفِ قرآن کا قول کیا ہے وہ اس کا اپنا اجتہاد ہے جو ہم پر حجت نہیں"

ایسی صورت میں ان کے تقیہ کا پول کھولنے کے دو طریقے ہیں:
(۱) عقیدۂ تحریفِ قرآن "اصولِ کافی" میں بھی موجود ہے، اور اس کتاب کے بارہ میں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی نے اس کی تصدیق کی ہے، یہ لوگ امام مہدی کی تصدیق اس کتاب کے سرورق کی پیشانی پر چھاپتے ہیں، اور انکے عقیدہ

کے مطابق ان کا ہر امام غلطی سے معصوم اور عالم الغیب ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی افضل ہے، اس لئے ان کا "اصول کافی" کے فیصلہ سے انکار کرنا اپنے امام کی عصمت اور اس کے علم غیب سے انکار کرنا ہے۔

(۲) ان کے جن مصنفین نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے یہ ان سب کو کافر کہیں اور ایسی تمام کتابیں جلا ڈالیں پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دیں۔

میں دعوی سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہو سکتا، جو شخص بھی چاہے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لے۔

میں نے کئی شہروں میں خاص طور پر ان مردودوں کے محلوں میں انکے امام باڑوں کے سامنے جا کر بڑے بڑے جلسوں میں بار بار یہ اعلان کیا ہے:

"جو شیعہ "اصول کافی" کو مجمع میں پھاڑ کر جلا دے اور اسکے مصنف کو کافر کہے، پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دے میں اسے ایک لاکھ روپے دوں گا، لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے مجھے چندہ نہیں کرنا پڑے گا، اپنے پاس سے دونگا، میرے اللہ نے مجھے بہت دیا ہے، جتنے شیعہ بھی اعلان کرتے جائیں گے ہر ایک کو لاکھ روپے دیتا جاؤں گا۔"

مگر آج تک کوئی ایک شیعہ بھی ایسا پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی قیامت تک ہو سکتا ہے۔ کیا؟ اس کے بعد بھی کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کے تامل کی کوئی گنجائش نظر آسکتی ہے کہ بلا استثناء شیعہ کا ہر فرد کافر اور زندیق ہے۔

کیا کوئی مسلمان "دیوث" بننا برداشت کر سکتا ہے؟:

بعض سادہ لوح مسلمان کہتے ہیں:

"ہمارا ہمسایہ شیعہ ہے، اسکے ساتھ ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں، فلاں شیعہ ہمارا ہم جماعت ہے، فلاں شیعہ کاروبار میں شریک ہے، اس لئے اسکے ساتھ دوستی ہے، اس سے تعلقات منقطع کرنا بہت مشکل ہے، مروت کے سخت خلاف ہے۔"

ایسے لوگ یہ بتائیں:

"اگر کوئی آپ کی ماں، بیٹی اور بیوی کو فاحشہ، زانیہ اور بدکار کہے تو آپ

کسی مروت کی وجہ سے اس کے ساتھ تعلقات رکھ سکتے ہیں؟

شیعہ مردود ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایسی بکواس کرتے ہیں، جبکہ آپ کی پاکبازی کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے مگر یہ مردود اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

(۱) پوری امت کی ماں، امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سب سے افضل،

(۲) سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بیوی، سب بیویوں سے زیادہ مقرب،

(۳) پوری امت میں سب سے افضل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مقرب خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی۔

اب سوچیں کہ آپ اپنی ماں، بیٹی، بیوی پر ایسی تہمت لگانے والے سے تعلقات نہیں رکھ سکتے تو پوری امت کی ماں، دونوں جہانوں کے سردار کی بیوی، اور پوری امت میں افضل ترین شخصیت کی صاحبزادی کے حق میں ایسی بکواس کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کو جھٹلانے والے، پوری امت کی ماں کو "بدکار" کہنے والے، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پوری امت کو "دیوث" کہنے والے بدبختوں سے تعلقات رکھنا کیسے گوارا کر لیتے ہیں؟

بتائیے! ایسا شخص انتہائی بے دین ہونے کے علاوہ انتہائی بے غیرت اور دیوث نہیں؟ ایمان اور غیرت دونوں کا جنازہ نکل گیا ہے۔

اگر آپ ویسے کسی شیعہ سے تعلقات منقطع کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تو اس کی ماں، بیٹی اور بیوی کو بدکار کہیں پھر دیکھیں وہ آپ سے تعلق رکھے گا؟ حالانکہ ان کے مذہب میں متعہ جیسی بدکاری تو بہت بڑا کار ثواب ہے، اس کے باوجود بدکاری کی تہمت تو درکنار متعہ بازی کا طعنہ بھی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

ان دشمنان اسلام کی کفریات اور سیاہ کاریوں کی تفصیل میری کتاب "حقیقت شیعہ" میں ہے، علاوہ ازیں "تکفیر شیعہ پر علماء کرام کا متفقہ فیصلہ" ساڑھے تین سو صفحات پر شائع ہوا ہے جس پر دنیا بھر کے علماء کی تصدیقات ہیں (ماہنامہ الفرقان لکھنو اور بینات کراچی)، واللہ تعالیٰ ھو الھادی الی سبیل الرشاد۔

رشید احمد

۱۷ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

کیا آپ جانتے ہیں

— آج گھر گھر لڑائی اور دنگا فساد کیوں برپا ہے؟

— ہماری نوجوان نسل مادر پدر آزاد، اعلیٰ اخلاقی اقدار سے عاری بے راہ روی کی دوڑ میں تمام حدود کیوں پھلانگ چکی ہے؟

— میاں بیوی، اولاد و والدین اور استاذ و شاگرد آپس میں دست و گریباں کیوں ہیں؟

— ہم پر انواع و اقسام کے امراض، آفات و بلیات اور حوادث کی بہتات کیوں ہے؟

— ہر قسم کے اسباب راحت اور دنیوی آسائشوں کے باوجود لوگ زندگی سے تنگ اور آمادہ خودکشی کیوں ہیں؟

— اگر آپ ان سوالوں کا جواب جاننا چاہتے ہیں ——— **تو**

فقیہ العصر، عارف باللہ، عالم ربانی حضرت مفتی **رشید احمد** صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم کے مطبوعہ مواعظ کا مطالعہ کیجیے، جن کو پڑھ کر اب تک لاتعداد مسلمانوں کی زندگیوں میں انقلاب آگیا۔ ان گنت نوجوانوں کی صورتیں سنت نبویہ کے سانچے میں ڈھل گئیں۔ بے شمار آوارہ گرد بے پردہ خواتین شرعی پردہ کی پابند بن گئیں اور دربدر دھکے کھانے والے پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں زائل ہوگئیں۔ یہ **مواعظ** ملک بیرون ملک تقریباً بارہ مختلف زبانوں میں شائع ہوچکے۔ ان مواعظ میں بیان کئے گئے تیر بہدف نسخے ہر مسلمان کے تمام امراض اور پریشانیوں کا شافی علاج ہیں نیز مختلف موضوعات پر حضرت والا کے گراں قدر مواعظ کی کیسٹیں بھی مندرجہ ذیل پتہ پر دستیاب ہیں۔

——— **ملنے کا پتہ** ——— فون: ~~[illegible]~~

کتاب گھر السادات سینٹر بالمقابل دارالافتاء والارشاد ناظم آباد ۴ کراچی ۱۸